الحاد کی حقیقت

انسٹرکٹر: شیخ خاور رشید بٹ حفظہ اللہ

سوال نمبر 6: اگر خدا موجود ہے تو وہ اپنے بندوں کو پریشانیوں اور بیماریوں میں مبتلا کیوں کرتا ہے؟ بچے بھوکے مرتے ہیں،

- سائل شاید یہ سوچتا ہے کہ تخلیق میں نقص خالق کی نفی پر دلالت کرتا ہے،، کمہار برتن خراب کر دے تو؟
- اللہ تعالیٰ بلاشبہ منصف ہے لیکن اس نے یہ دنیا ہر شخص کو برابر خوشیاں باٹنے کے لیے نہیں بنائی۔ یہ آزمائش گاہ اور دارالامتحان ہے، یہاں ہر آزمائش پر صبر کے نتیجے میں جنت ہے جہاں پُرسکون زندگی کی ضمانت ہے۔ {وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَيْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَالْجُوْعِ وَنَقْصٍ مِّنَ الْاَمْوَالِ وَ الْاَنْفُسِ وَ الثَّمَرٰتِ وَ بَشِّرِ الصّٰبِرِيْنَo اَلَّذِيْنَ اِذَآ اَصَابَتْهُمْ مُّصِيْبَةٌ قَالُوْٓا اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّآ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَo اُولٰٓئِكَ عَلَيْهِمْ صَلَوٰتٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَ رَحْمَةٌ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُهْتَدُوْنَo} [البقرۃ: ۱۵۵-۱۵۷]

سوال نمبر 7: کائنات کا مطالعہ بتاتا ہے کہ یہاں ہر کام ایک قانونِ فطرت کے مطابق ہوتا ہے، اس کی توجیہ کے لیے نامعلوم خدا کی ضرورت نہیں، لہٰذا سائنس نے خدا کو ردّ کر دیا ہے۔

- یہ سوال کرنے والا بالفاظ دیگر تسلیم کر رہا ہے کہ اس کائنات کا نظام چلانے والی کوئی چیز ہے، انھوں نے اس کا نام ''لا آف نیچر'' (قانونِ فطرت) رکھا ہے۔ اسے کہتے ہیں: بارش سے بچنے کے لیے میزاب (پرنالہ) کے نیچے کھڑے ہونا۔
- اگر ہمیں کسی چیز کے قانون کا علم ہو جائے تو اس سے خالق کی نفی کیسے لازم آتی ہے؟ مثلاً: ہنڈا کمپنی گاڑی تیار کرتی ہے، ہمیں اس کی تیاری اور چلنے کا قانون و طریقہ معلوم ہو گیا۔ آیا ہم کہہ سکتے ہیں کہ یہ کار خود بخود بن گئی؟ اس کو بنانے والا کوئی نہیں؟
- قانون فطرت خود ایک بے جان اور بے شعور چیز ہے، وہ کیسے شعور والی اور جان دار چیز کو پیدا کر سکتی ہے؟

سوال نمبر 7: کائنات کا مطالعہ بتاتا ہے کہ یہاں ہر کام ایک قانونِ فطرت کے مطابق ہوتا ہے، اس کی توجیہ کے لیے نامعلوم خدا کی ضرورت نہیں، لٰہذا سائنس نے خدا کو ردّ کر دیا ہے۔

- قانونِ فطرت نظر نہیں آتا البتہ اس کے آثار سے علم ہوتا ہے تو اگر خدا نظر نہیں آتا اور اس کے وجود پر بے شمار آثار ملتے ہیں تو پھر اس کا انکار کیوں؟
- قانونِ فطرت صرف یہ بتاتا ہے کہ کام کیسے ہو رہا ہے، ''کیوں ہو رہا ہے'' اور ''کون کر رہا ہے'' وہ یہ نہیں بتاتا، یہ مذہب کا موضوع ہے۔
- یعنی سائنس اور مذہب کا موضوع ہی الگ الگ ہے۔ ان کو خلط کرنا ہی ملحدین کی غلطی ہے۔
- مثلا سمندر کا پانی ،،،،،انڈے سے 21 دن بعد ننا ساسینگ کس نے دیا؟

سوال نمبر 8: خدا کو عبادت کی ضرورت ہے؟ لوگ کیوں اس کو پوجتے ہیں؟

- اس کو نہیں ہم کو ضرورت ہے ، محسن کا شکریہ ادا کرنا سلیم الفطرت کا کام ہے ،، ((أفلاأكون عبدا شكورا۔)) (صحیح بخاری، رقم: ۱۱۳۰)
- ہمارے نزدیک یہ دنیا چونکہ دارالامتحان اور آزمائش ہے، حقیقی اور لازوال زندگی جنت میں ملے گی تو اس کے حصول کے لیے اللہ تعالیٰ کی عبادت کی جاتی ہے اور گناہوں سے بچا جاتا ہے۔
- جسمانی مدافعاتی نظام کو ایکٹو رکھنے کے لیے مختلف قسم کی مشقیں اور ورزشیں کی جاتی ہیں، اسی طرح ایک روحانی مدافعاتی نظام ہے جو انسان کی روحانیت کو آلودہ ہونے سے بچاتا ہے۔ عبادت اس کی ورزش ہے،، {يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اعْبُدُوْا رَبَّكُمُ الَّذِىْ خَلَقَكُم وَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَo} [البقرة: ٢١]

{اِنَّ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا اِذَا مَسَّهُمْ طٰٓئِفٌ مِّنَ الشَّيْطٰنِ تَذَكَّرُوْا فَاِذَا هُمْ مُّبْصِرُوْنَo} [الأعراف: ٢٠١]

سوال نمبر 9: اگر خالق کو تسلیم کر لیں تو پھر "شر" کو اُس نے کیوں پیدا کیا؟

- یہ دنیا چونکہ ایک آزمائش گاہ ہے، اس میں اگر خیر کے ساتھ شر نہیں ہو گا تو امتحان کیسا؟
- مکان بنانے والا ضرورت کے لیے بیت الخلا بھی بناتا ہے تو کیا صانع کو اس کام پر بُرا کہا جا سکتا ہے؟! اسی طرح اللہ تعالیٰ نے شر کو بھی پیدا کیا ہے تو اس پر اعتراض کیوں؟
- ایک شے ایک اعتبار سے بُری اور دوسرے اعتبار سے اچھی ہو سکتی ہے، مثلاً: چور کو سزا دینا چور کے حق میں بُرا ہے، لیکن نظام حکومت چلانے اور معاشرے میں امن وامان رکھنے کے لیے مستحسن ہے۔ اسی طرح شر دیکھنے کے اعتبار سے تو بُرا ہے لیکن نتیجے کے لحاظ سے اچھا ہے کیوں کہ ایک تو اس کے ذریعے خیر خوب نکھر کر سامنے آتی ہے اور دوسرا انسانوں کا فیصلہ معیار پر ہو گا۔

سوال10: انسان دنیا میں گناہ تھوڑی مدت کرتا ہے آخرت میں سزا طویل کیوں؟

- یہ مفروضہ ہی غلط ہے کہ سزا کی مدت جرم کی مدت کے مطابق ہونی چاہیے کیوں کہ جرم کی سزا جرم کی نوعیت دیکھ کر دی جاتی ہے، وقت دیکھ کر نہیں، ورنہ چور نے تو چند منٹوں میں چوری کر لی، بلکہ بعض لوگ تو آنکھ جھپکنے کی بھی دیر نہیں لگاتے۔ بتایا جائے ان کی سزا کتنی ہونی چاہیے؟ قتل تو چند سیکنڈز ہی میں ہو جاتا ہے، لیکن سزا اس کی اگر قید کی صورت میں ملے تو کتنی ہو گی؟
- ہیروشما اور ناگاساکی پر ایک ایک ایٹم بم گرایا گیا، کتنا وقت لگا؟ اور کتنی جانیں گئیں؟ اتنے قتل تو زمانہ قدیم میں ظالم بادشاہوں نے اپنی پوری زندگی میں نہیں کیے ہوں گے تو کیا ان بادشاہوں کو زیادہ وقت لگانے کے سبب زیادہ سزا دینی چاہیے؟ یہ کہاں کی عقل مندی ہے؟!
- طبی لحاظ سے مثال: ذرا سی جسمانی بد پرہیزی انسان کو بسا اوقات ہفتوں نہیں، بلکہ مہینوں اور سالہا سال بیمار کر دیتی ہے، کبھی تو عمر بھر کا روگ لگ جاتا ہے اور آخر کار جان چلی جاتی ہے، ایسا کیوں ہے؟
- لا محالہ ماننا پڑے گا کہ غلطی کی نوعیت دیکھ کر سزا کی مدت کا فیصلہ ہوتا ہے۔

سوال نمبر 11: اگر دنیا کو پیدا کرنے والا تسلیم کر لیں تو وہ ایک ہی کیوں ہے؟ زیادہ کیوں نہیں ہو سکتے؟

- سوال کرنے والا اس مقام تک تو پہنچ چکا ہے کہ کائنات کا کوئی نہ کوئی خالق ہے، اب اسے اشکال ان کی تعداد پر ہے، اسے سمجھانے کے لیے کئی انداز اختیار کیے جا سکتے ہیں:
- ایک سے زیادہ خداؤں کا ہونا ایک مفروضہ ہے اور اسے حقیقت بنانے کے لیے دلیل کی ضرورت ہے۔ آخر زیادہ پر کون سی دلیل ہے؟ کائنات کی کون سی چیز ہے جو اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی نے پیدا کی ہے؟
- اعتراض: یہاں ملحدین کی جانب سے یہ دلیل دی جا سکتی ہے کہ سائنس دانوں نے کئی چیزیں تخلیق کیں
- دنیا میں کتنی ہی ایجادات کر لی جائیں، ان سے خالق کائنات کی برابری نہیں ہو سکتی کیوں کہ اللہ تعالیٰ نے اس کائنات کو بغیر کسی ماڈل کے بنایا اور اس کا میٹریل بھی خود پیدا کیا جب کہ ایجادات کرنے والے ایسا ہر گز نہیں کر سکتے وہ جب بھی کوئی چیز بنائیں گے خالق کائنات کی پیدا کردہ اشیاء کے محتاج ہوں گے، یہ لوگ صرف اور صرف اس میٹریل کی ہیئت تبدیل کرتے ہیں اور دیکھا جائے تو یہ کام تو کمہار بھی کر لیتا ہے، بلکہ اس سے بھی نیچے جائیں تو تنکوں کا گھونسلہ تو پرندہ بھی بنا لیتا ہے۔